مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ
کراچی

بعثت محمدی ﷺ

ایسے وقت میں کہ انسانیت پر نزع کا عالم طاری تھا، دنیا اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ ہلاکت کے مہیب و عمیق غار میں گرنے والی تھی، عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وحی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اس جاں بلب انسانیت کو نئی زندگی بخشیں اور لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔

مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی

جلد ۱

یکم ربیع الاول تا ۷ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۷ دسمبر تا ۲۳ دسمبر ۱۹۸۲ء

شمارہ ۲۸

خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے بیان میں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا بشر بن المفضل عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسھا احیاؤکم وکفنوا فیھا موتاکم فانھا من خیار ثیابکم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ سفید کپڑوں کو اختیار کیا کرو کہ یہ بہترین لباس ہیں ۔ سفید کپڑا ہی زندگی کی حالت میں پہننا چاہیے اور سفید ہی کپڑے میں مردوں کو دفن کرنا چاہیے

فائدہ: اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید لباس پہننے کا ذکر نہیں، حدیث اس کو شمائل میں ذکر کرنا مشکل ہے لیکن یہ توجیہ کی جا سکتی ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب فرمائی تو خود پہننا نکل آیا۔ چنانچہ بخاری وغیرہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس سفید زیب تن فرمانا بالتصریح ثابت ہے۔

حدثنا محمد بن بشار انبانا عبد الرحمن بن مہدی حدثنا سفیان عن ابی حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانھا اطھر واطیب وکفنوا فیھا موتاکم

ترجمہ: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ زیادہ پاک و صاف رہتا ہے۔ اسی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

فائدہ: زیادہ پاک صاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ذرا سا دھبہ کسی چیز کا پڑ جائے تو فوراً محسوس ہو جاتا ہے بخلاف رنگین کپڑے کے کہ اس میں تھوڑا سا دھبہ کم محسوس ہوتا ہے

حدثنا احمد بن منیع انبانا یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدۃ حدثنا ابی عن مصعب بن شیبۃ عن صفیۃ بنت شیبۃ عن عائشۃ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر اسود

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صبح کو مکان سے باہر تشریف لے گئے تو آپ کے بدن پر سیاہ بالوں کی چادر تھی

فائدہ حدثنا یوسف بن عیسیٰ حدثنا وکیع حدثنا یونس بن ابی اسحٰق عن ابیہ عن الشعبی عن عروۃ بن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین۔

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ زیب تن فرما رکھا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

فائدہ: یہ قصہ غزوہ تبوک کا ہے علماء نے ایسی ہی احادیث سے استنباط فرمایا ہے کہ کفار کی بنائی ہوئی چیزیں ناپاک نہیں ہوتیں جب تک کسی خارجی طریقے سے ان کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو۔ اس لئے کہ روم میں اس وقت تک لوگ مسلمان نہیں ہوتے تھے ان کے بنے ہوئے کپڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمائے ہیں۔

باب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گذارہ بیان میں

فائدہ: یہ باب شمائل کے موجودہ نسخوں میں دو جگہ ملتا ہے ایک یہاں دوسرے اواخر کتاب میں لیکن دو جگہ مذکور ہونے کی کوئی خاص وجہ نہیں اس لئے بعض نسخوں میں ہر دو باب کی احادیث کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے تاہم چونکہ اکثر نسخوں میں دو جگہ پایا جاتا ہے اس لئے یہ توجیہ کی جا سکتی ہے کہ امام ترمذی کا مقصود اس جگہ صرف نفس تنگی بیان کرنا ہے اور اس جگہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی کی حالت میں جو جو چیزیں استعمال یا نوش فرمائی ہیں ان کا ذکر مقصود ہے اسی وجہ سے یہاں صرف دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔ اور اس جگہ زیادہ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں اس چیز کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کہ گزشتہ باب میں جو لباس میں بعض ایسی چیزیں گزری ہیں جیسا پرانی لنگی یا تنگ آستین کا جبہ وغیرہ جو عام معمول کے خلاف تھا یہ اس وقت کی تنگ حالی کی وجہ سے تھا کہ ابتداءً عسرت زیادہ تھی۔ پس الفاظ ترجمہ کے اگرچہ ایک ہیں لیکن مقصود علیحدہ ہے امام ترمذیؒ نے اس باب میں دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱ ۔ خصائل نبوی ﷺ ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ ۔ ۲

۲ ۔ افادات عارفی ۔ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی ۔ ۴

۳ ۔ ابتدائیہ ۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔ ۵

۴ ۔ حضرت ابوہریرہؓ (مرزائی نظر میں) ۔ مولانا تاج محمد صاحب ۔ ۶

۵ ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ ۔ مولانا اللہ وسایا اختر ۔ ۹

۶ ۔ ربوہ کانفرنس ۔ مولانا منظور احمد الحسینی ۔ ۱۰

۷ ۔ حیات عیسیٰؑ ۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۔ ۱۳

۸ ۔ حیات طیبہ ۔ علی اصغر چشتی صابری ایم اے ایل ایل بی ۔ ۱۵

۹ ۔ ختم نبوت کانفرنس ملتان ۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی ۔ ۱۹

۱۰ ۔ جھوٹ کی رپورٹ ۔ پروفیسر احسان الحق رانا ۔ ۲۲

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار وآحدی ۔ حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین تبسم

پند و نصائح

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

افادات عارفی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا:۔ میری کتاب - مآثر حکیم الامت، بڑی جامع کتاب ہے۔ الحمدللہ اس کتاب کی ایک ایک سطر میں تمام مضامین آگئے ہیں اب اس کا چوتھا ایڈیشن شائع ہونے والا ہے۔ خیال پیدا ہوا کہ چوتھے ایڈیشن میں کچھ اضافہ کردوں، سوچا کہ از حرف السوانح ایک مرتبہ پھر شروع سے آخر تک دیکھ ڈالوں۔ شاید کوئی نیا مضمون مل جائے۔ چوتھی جلد خاتمۃ السوانح وہ اوپر رکھی ہوئی ہے۔ میں نے اس کو اٹھایا۔ اور مطالعہ شروع کردیا میں نشان لگاتا چلا گیا۔ آج ناشتہ سے فارغ ہو کر پھر مطالعہ کرتا رہا۔ ساتھ ساتھ ترتیب دینا بھی شروع کردی۔ میرے بستر اور چوکی میں صرف تین چار فٹ کا فاصلہ ہے مگر میں نے اس کتاب کو سرہانے رکھا ہوا ہے۔ دیکھ لیتا ہوں۔ تھک جاتا ہوں پھر دیکھنا شروع کردیتا ہوں۔ بس مطالعہ کا ایک عارضہ لگ گیا۔ اور یہ روگ لاعلاج ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے

؎ میں نے کہا کہ مرض محبت کا کیا علاج ۔ آہ، ہائے کسی کا ناز سے کہنا کہ لاعلاج ۔

واقعی یہ عارضہ لاعلاج ہے۔ ضعف دیکھے نہ قوت دیکھے، نہ وقت دیکھے رات کے گیارہ بج رہے ہیں تو، صبح کا وقت تو، مطب میں بیٹھے مریضوں کا نسخہ لکھ رہے ہیں تو، ہر وقت مطالعہ کا سلسلہ جاری ہے۔ ہم تو اس مرض میں مبتلا ہوگئے کہ کسی طرح سے چھوٹتا ہی نہیں میں دعا کرتا ہوں خدا کرے یہ عارضہ آپ لوگوں کو بھی لگ جائے یہ عارضہ بڑا مبارک ہے۔ اس وقت جتنے عارضے ہیں سب کوفت کا سبب ہیں

؎ یہ ذوق ہے یہ شوق ہے سو مرتبہ دیکھوں۔ پھر بھی کہوں کہ جلوۂ جاناں نہیں دیکھا۔

یہ تشنگی آپ پیدا کرلیں عشق مجازی کی تسکین اس سے ہو جاتی ہے۔

؎ ہوتی نہیں ہے باعث تسکین عارفی ۔ وہ تشنگی شوق جو حد سے سوا نہ ہو ۔

فرمایا:۔ اس طالب علمانہ جنون کا استغراق بڑی چیز ہے، صوفیا کو جو استغراق ہوتا ہے وہ کام کی چیز نہیں۔ ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ استغراق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ جتنی دیر استغراق ہوتا ہے۔ اتنی دیر عمل سے تعطل رہتا ہے استغراق کی بجائے اگر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہہ لیا جائے یہ اس استغراق سے کئی درجہ بہتر ہے۔ پھر فرمایا کبھی کبھی سالک پر ایک ایسی خاص کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس وقت اس کو سب کچھ ہیچ نظر آتا ہے جس سالک پر یہ کیفیت گزرے اس کا علاج یہ ہے کہ وہ کسی کام میں مشغول ہو جائے لغو کام کے علاوہ، چاہے کچھ بھی ہو کسی اچھے کام کی طرف اپنے دماغ کو متوجہ کرے چاہے وہ کام نتیجہ خیز ہو یا نہیں۔

فرمایا:۔ تعطل اچھی چیز نہیں ہے ہر شخص کو خلش ضرور ہونی چاہیئے لیکن وہ دین کی ہو دنیا کی خلش تو عذاب ہے۔

فرمایا:۔ ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کے معنی خلش ہیں اور استدلال میں آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطیٰ واتقیٰ وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ واما من بخل واستغنیٰ وکذب بالحسنیٰ فسنیسرہ للعسریٰ اس آیت میں ترتیب ہے۔ چند چیزوں کا دوسری چند چیزوں سے مقابلہ کیا گیا ہے یہاں واتقیٰ کے مقابلہ میں واستغنیٰ ہے اور استغناء بے حسی کا نام ہے یہ کوئی اچھی چیز کا نام ہے تو اس طرح بے حسی کے مقابلہ میں خلش ہے۔ اب تقویٰ کا یہ معنی جہاں جہاں قرآن مجید میں تقویٰ کا لفظ آئے منطبق کرتے چلے جائیے فرمایا ھدی للمتقین یعنی قرآن ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ جن کے دلوں میں اس بات کی خلش ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔

فرمایا:۔ ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت طبیعت میں سکون نہیں ہے، ہر وقت ایک اضطرابی سی کیفیت رہتی ہے آپ دعا فرما دیجئے کہ یہ اضطراب ختم ہو جائے آپ نے فرمایا۔۔ نہیں یہی چیز تو حاصل زندگی ہے۔

؎ شاید یہی حاصل ہے بالیدگی روح ۔ ایک کیفیت سوز نہاں رہتی ہے دن رات

پھر فرمایا:۔ جسمانی ترقی تو حرکت سے ہوتی ہے تو روح کی ترقی خلش سے ہوگی۔ اس کو رہنا چاہئے۔ اس اضطرابی کیفیت اور خلش سے صوفی گھبرا جاتے ہیں حالانکہ انہیں گھبرانا نہیں چاہیے۔ حضرت نے زور دے کر فرمایا: یہی اصل چیز ہے اور اس پر ایک شعر پڑھا

؎ بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش ۔ این کہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

فرمایا:۔ یہ کیفیت اضطراب محض خداوندی عطا ہی عطا ہے۔

؎ ہر تڑپنے سے روح آجاتی ہے قالب میں نئی ۔ مجھ مریض ناتواں کی جان گویا درد ہے

فرمایا:۔ درد سب کچھ ہے بے درد آدمی کس کام کا۔

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ۔

ہفت روزہ ختم نبوت

خلفاء راشدین کے نظام کا نفاذ ـــــ مگر کیسے؟

ایک اخباری اطلاع کے مطابق صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق ، امریکی دورے پر جاتے ہوئے زیورچ کے ایک مقامی ہوٹل میں مقامی پاکستانیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ پینتیس برسوں میں سابقہ حکومتوں نے ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں کیا ، اس کمی کو چشم زدن میں پورا نہیں کیا جا سکتا ، انہوں نے مزید کہا کہ وہ جمہوریت کے ساتھ ملک میں ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ خلفائے راشدین کے دور میں تھا ۔

صدر مملکت کا یہ عزم اور ان کے یہ ارادے نئے نہیں ہیں ، گذشتہ ساڑھے پانچ سال سے برابر یہ اعلان کرتے رہے ہیں کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ کریں گے ۔ ان کی حکومت اس سلسلے میں چند اقدامات کر چکی ہے ۔ لیکن رفتار اتنی سست ہے کہ شاید ہی آئندہ پانچ برسوں میں مکمل اسلام کے نفاذ کا کام پورا ہو سکے ۔

یہ بات اپنی جگہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے کہ سابقہ حکومتوں نے اسلام کا نفاذ نہیں کیا سابقہ حکمران نے اسلام کا نام تو بہت لیا اور اسلام سے وابستگی کا اظہار بھی کرتے رہے لیکن انہوں نے اسلام کے نفاذ کے بجائے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ۔ ان کے دور ... حکومت میں اسلام کی دھجیاں بکھیری گئیں ، کھلے عام شعائر اسلام کا مذاق اڑاتے رہے ۔ شراب ، جوا ، زنا غرضیکہ فحاشی اور ہر برائی کی مکمل آزادی تھی اور یوں معاذ اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کو دعوت دیتے رہے ان کے سامنے وہ مقصد ہی فوت ہو گیا تھا جس کے لئے مملکت خدا داد پاکستان وجود میں آیا تھا پاکستانی قوم گذشتہ پینتیس برس سے اسلامی نظام کے نفاذ کی منتظر ہے ۔ اس انتظار میں ایک نسل بوڑھی اور ایک نسل جوان ہو چکی ہے لیکن تاحنوز وہ منزل نظر نہیں آئی جس کے لئے قائداعظمؒ کی قیادت میں تحریک پاکستان کی جنگ لڑی گئی تھی ۔ اور خون کی قربانیاں دی گئیں تھی ۔

تحریک پاکستان میں چند علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد ایسی تھی جنہوں نے قائداعظمؒ کے ساتھ قیام پاکستان میں جدوجہد کی ۔ ان میں اکثر و بیشتر علمائے کرام اسلامی نظام کے نفاذ کی امنگیں اپنے سینے میں لئے سفر آخرت پر روانہ ہو گئے ۔ لیکن الحمد للہ وطن عزیز میں اب بھی علمائے کرام موجود ہیں جو اسلامی علوم کے ماہر ہیں ۔ ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔ ان کے مشوروں سے اسلامی قانون کی تدوین ہو سکتی ہے ۔ ہمارے یہاں اسلامی تعلیمات کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم ہیں ۔ جہاں دن رات اسلام اور نظام اسلام کا درس دیا جاتا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان حضرات سے کام لیا جائے ۔

نفاذ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ، قادیانی عناصر ہیں ۔ ان کا تعلق اسلام دشمن اور وطن دشمن گروہ سے ہے ، قادیانیوں کی بڑی تعداد مملکت کے اہم ترین (کلیدی) عہدوں پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ابتدائیہ

فائز ہے۔ ان کی وفاداریاں مشکوک ہیں۔ مرزائیوں کے دوسرے سربراہ مرزا بشیرالدین نے یہ اعلان کیا تھا کہ پاکستان کی تقسیم عارضی ہے اور یہ کہ وہ کوشش کریں گے کہ ہندوستان اور پاکستان متحد ہو جائے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ اس ملک میں مرزا غلام احمد قادیانی کا جھنڈا گاڑیں گے دوسرے لفظوں میں "قادیانی ازم" کا نفاذ کریں گے۔ کیا ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کو کامیاب ہونے دیں؟ قادیانیوں کو یہ احساس بھی ہے کہ ملک میں نفاذ اسلام کے بعد اپنی ارتداد کی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے ان کی پوری کوشش یہ ہے کہ یہاں سرے سے اسلامی نظام کا نفاذ ہی نہ ہو۔

اس وقت یہاں کھلے بندوں ارتداد کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ آئے دن اسلام چھوڑ کر مرتد بننے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہو رہی ہے۔ معاشرے میں فساد پیدا ہو گیا ہے۔ برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ گویا یہاں اصلاح کی زبردست ضرورت ہے

صدر مملکت، اگر خلفائے راشدین کا نظام نافذ کرنا چاہتے تو مذکورہ حالات کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ صدر مملکت ہمت اور جرأت کے ساتھ اسلامی نظام کی راہ میں حائل شدہ تمام رکاوٹوں کو دور کریں اور کلیدی عہدوں سے لادین و قادیانی عناصر کو پاک کر کے ایسے افراد کو آگے لائیں جو اسلام کے نفاذ میں انکے ساتھ تعاون کریں اور ایسے افراد نیک اور دیندار بھی ہوں۔ پھر انشاء اللہ یہاں نفاذ اسلام کا عمل تیز بھی ہو گا اور کامیاب بھی ہو گا۔

خلفائے راشدین کے نظام سے یہاں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا بلکہ ہر مسلمان کی تمنا ہے کہ ملک میں خلفائے راشدین کا دور آئے۔ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں سب سے پہلے جو اہم کام انجام دیا وہ جھوٹے نبیوں کا خاتمہ تھا تاکہ فتنہ و فساد سے معاشرہ پاک ہو۔ یہاں بھی اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ لوگوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے "ارتداد" کی سزا کا نفاذ کیا جائے اسی طرح خلفائے راشدین کے نظام کے نفاذ کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وطن عزیز کے تمام مسائل کا حل اسلام کے نفاذ میں ہے۔ اس سے ہمارے ملک میں استحکام پیدا ہو گا۔ امن و سکون اور خوشحالی کا دورہ ہو گا، ایک پاک معاشرہ کا قیام عمل میں آئے گا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میاں اللہ تبارک کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو گا۔ تائید غیبی سے ترقی کے سامان پیدا ہوں گے۔

اسلام کی رحمت سے پاکستان کے مسلمانوں میں ایک نیا ولولہ، اور جوش جذبہ ہو گا کہ کسی اسلام دشمن، وطن دشمن کو ہمارے ملک کی طرف آنکھ دکھانے کی جرأت انشاء اللہ نہیں ہو گی۔

تاخیر مت کیجئے۔ سوچنے کا وقت نہیں رہا، فیصلہ کیجئے، وقت گذرتا جا رہا ہے۔ تباہی و بربادی سامان پیدا کرنے والی قوتیں امت مسلمہ کو تہس نہس کرنے کے لئے تیز رفتاری سے ہماری طرف آ رہی ہیں۔ لہٰذا فوری طور پہ اسلام کے نفاذ کا وعدہ پورا کیجئے۔

عبدالرحمٰن لیزب باوا
۱۴/۱۲/۸۲

حضرت ابوہریرہؓ متنبی قادیان کی نظر میں

مولانا تاج محمد صاحب فقیر والی

رئیس المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری شریف جلد اوّل کتاب الانبیاء صفحہ ۴۹۰ پر نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ایک مستقل باب باندھا ہے۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ جس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہونے اور قبل قیامت آپ کے نزول کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی آیت وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته سے حیات مسیح علیہ السلام کا استدلال پیش فرمایا ہے۔

(ترجمہ) "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات واحد کی قسم ہے۔ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق اتریں گے تم میں ابن مریم حاکم و عادل ہو کر۔ پس صلیب کو توڑیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور لڑائی کو بند کریں گے۔ ان کے زمانہ میں مال اس قدر ہو گا کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ عبادت الٰہی کا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔"

یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اس حدیث کی تائید قرآن مجید سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو۔ وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہ ہو گا جو مسیح علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔

تفسیر درمنثور صفحہ ۲۴۲ جلد ۲ اور ابن کثیر میں ہے ثم يعيدها ابو هريرة ثلاث مرة کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ صحابہ کرامؓ کے کثیر مجمع میں یہ کلمات دہرائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تین دفعہ صحابہ کرامؓ کے مجمع میں "ان شئتم" فرما کر دلیل کو پیش کرنا، صحابہ کرامؓ کا اس مجمع میں بار بار سننا اور ہر بار خاموشی اختیار کر کے تائید کرنا اور کسی ایک صحابی کا بھی حضرت ابوہریرہ کی تردید نہ کرنا ثابت کرتا ہے...... کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات کا قرآن و حدیث کی رو سے ایک بیّن ثبوت ہے۔

قادیانیوں سے فیصلہ کی آسان سی صورت یہ ہے کہ کتب احادیث پیش کرے جہاں صحابہ کرامؓ کے مجمع میں سے کسی ایک صحابی نے ہی حضرت ابوہریرہؓ کے اس قول کی تردید کی ہو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو بخاری شریف میں درج کرنا ہی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ امام موصوف حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات بجسد عنصری کے قائل تھے۔ اگر حدیث میں کوئی ضعف ہوتا تو امام موصوف اس کو بخاری شریف میں درج نہ فرماتے۔

درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ (ذکر التاریخ بخاری) امام موصوف کا فرمان قادیانیوں کی مزید تسلی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس طرح درج ہے کہ "بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے بھی عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے عیسٰی بن مریم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ۔ اور ان کی قبر چوتھی ہو گی۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے درجہ کے صحابی، جید عالم، حافظ حدیث، مفتی و فقیہہ، عابد و زاہد تھے۔ آپ سے پانچ ہزار تین سو احادیث مروی ہیں۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چار سال کے لگ بھگ رہے۔ حافظ ابن حجر "اصابہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی وفات تک برابر آپ کے گھروں میں جاتا۔ جہاد و حج میں شریک ہوتا۔ اسی وجہ سے سب سے زیادہ احادیث نبویؐ کا عالم ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے دعا کی کہ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں ایسے علم کا جو بھولے نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آمین۔

قادیانیت

ایسے جلیل القدر اور ذی شان صحابی کے بارہ میں قادیان ضلع گورداسپور کی بستی کا ایک مغل زادہ کیا لکھتا ہے: سنئے (نقل کفر کفر نباشد)

(۱) "بعض کم تدبر والے صحابی جن کی درایت اچھی نہ تھی جیسے ابوہریرہ۔ وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے۔ اور آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا کہ سننے والے کو ہنسی آجاتی تھی۔ کیونکہ وہ اس آیت سے یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے سب اس پر ایمان لے آئیں گے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴)

(۲) "جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳۲)

(۳) "بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔ وہ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۹)

(۴) "بعض لوگ محض نادانی سے یا نہایت درجہ تعصب یا دھوکہ دینے کی غرض سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اور اس کے یہ معنے نکالنا چاہتے ہیں کہ اس وقت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوں گے۔ جب تک کل اہل کتاب ان پر ایمان نہ لے آویں۔ لیکن یہ معنے وہی کرے گا جس کو فہم قرآن سے پورا حصہ نہیں ہے۔ یا جو دیانت کے طریق سے دور ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳۰)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ۔ امت میں سے افضل تھے۔ نیک دل۔ علم میں گہرے۔ اور تکلف سے گریزاں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور دین کی سربلندی کے لئے منتخب کر لیا تھا۔ ان کے مراتب پہچانو۔ ان کے آثار کی اتباع کرو۔ اُن کے اخلاق حتی المقدور اپناؤ۔ بلاشبہ وہ راہِ راست پر تھے۔ (مشکوٰۃ)

صحابہ کرام کو معیارِ حق تسلیم کیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی محفوظ رہتی ہے۔ اور اسلام کی حقانیت اور عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ بھی صحیح مانا جا سکتا ہے۔ ورنہ بصورت دیگر یہی نہیں ہوگا کہ صحابہ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا بلکہ آیات قرآنیہ کو غلط ٹھہرانا پڑے گا۔ (نعوذ باللہ) ارشاداتِ نبویہ کو مہمل گرداننا پڑے گا۔ نہ قرآن مجید سے کوئی تعلق باقی رہے گا۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے عقیدہ پر یقین کامل رہے گا۔ نہ ہمارے پاس اپنے مسلمان ہونے کی کوئی دلیل ہوگی۔ اور نہ ہم یہ کہہ سکیں گے کہ قرآن مجید اور عقائد اسلامیہ بے کم و کاست ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی سنت کو مستقل حیثیت دیتے ہوئے فرمایا۔

بقیہ :- مرزا کے جھوٹ

ہم بلاخوف و تردید کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں الحمد کے الف سے لیکر والناس کے س تک کوئی ایسی آیت نہیں جس کا ترجمہ ہو کہ "مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی" یہ مرزائے قادیانی کی غلط بیانی اور قرآن پاک کے متعلق بہتان طرازی ہے۔

ہم تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتے کہ ایسی آیت بتاؤ جس کا یہ ترجمہ ہو کہ "مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی..... مگر افسوس یہ تو قرآن مجید میں ہے۔ کوئی اگر بتا سکو تو زبان سے اتنا ہی کہہ دیا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین"

(۴) مرزا جی تحریر فرماتے ہیں کہ :-

اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔

(تحفۃ الندوہ صفحہ ۵)

کیا اب بھی قادیانیوں کو مرزا جی کے کاذب ہونے میں شک ہے۔ آتنا بڑا جھوٹ اور اتنی مکروہ کذب بیانی پنجابی مثل جھوٹ کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان کرتے ہیں کہ کوئی قادیانی کا کوئی چیلا قرآن مجید کی ایسی کوئی آیت نہیں بتا سکتا جس میں ان کے کرشن رودر گوپال مرزا غلام احمد کا نام ابن مریم رکھا گیا ہو۔

ہم مرزائی امت سے عرض کریں گے کہ اگر مرزا جی کا نام قرآن کریم سے ابن مریم لکھا ہوا نہ بتا سکو اور یقیناً نہ بتا سکو گے تو خدا اور اپنے ضمیر کی آواز کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرزا جی کو جھوٹا سمجھنے میں ہمارے ہمنوا ہو جاؤ۔ کیونکہ مرزا جی خود لکھتے ہیں کہ "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں"

(۵) مرزا جی نے لکھا ہے کہ :-

"اور میں نے دیکھا تینوں شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان (ازالہ اوہام صفحہ)"

کیا کوئی قادیانی یہ بتا سکتا ہے کہ۔۔۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے قرآن کریم میں قادیان کا نام دیکھا اور پڑھا ہے؟ کیا اس کے باوجود بھی مرزا جی کو راست گو ہی سمجھتے رہو گے۔

اگر اتنی بڑی کذب بیانی کے بعد بھی مرزا جی کو، نبی، محدث، مجدد، مسیح موعود تسلیم کرنا ہے تو پھر انہیں اپنی عقل کا علاج کرنا چاہئے۔

قادیانیت

مرزائے قادیانی کے جھوٹ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

جھوٹ بدترین برائیوں میں سے ہے۔ بلکہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جھوٹا انسان مقرب بارگاہ الٰہی کبھی نہیں ہو سکتا نہ ہی ایسے جھوٹے شخص کو نبی، مجدد، مصلح، امام تسلیم کیا جا سکتا۔ مرزائے قادیانی نے خود اپنی کتابوں میں جھوٹ کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ :۔

1. جھوٹ بولنا مرتد سے کم نہیں (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۲۹)
2. جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶)
3. تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۹)
4. غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے (آریہ دھرم صفحہ ۱۹)

ان اقتباسات میں مرزائے قادیانی نے جھوٹ کی بے انتہا مذمت کی ہے۔ لیکن جب ہم ان کے عمل کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اپنی تصنیفات میں نہایت ہی بے تکلفی سے جھوٹوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔ ہم درج ذیل میں بطور نمونہ مرزا کے پانچ جھوٹ تحریر کرتے ہیں :۔

(1) ”بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد سرہندی نے اپنی مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت میں بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

مرزا نے حضرت مجدد صاحب سرہندیؒ کی کتاب سے حوالہ نقل کرتے ہوئے عمداً لوگوں کو دھوکہ دینے اور اپنی نبوت باطلہ کو ثابت کرنے کے لئے صریح تحریف کرتے ہوئے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ مرزا قادیانی جس مکتوب کا حوالہ دیا ہے اس کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیے :۔

واذاکثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمی محدثا

(مکتوبات جلد ثانی صفحہ ۹۹)

یعنی جب اس قسم کا کلام الٰہی سے ایک ساتھ کثرت ہو تو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔ اسی مکتوب کو مرزائے قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۵ پر اور کتاب تحفہ بغداد حاشیہ صفحہ ۲۱ پر بھی نقل کیا ہے۔ اور ان دونوں میں لفظ محدث لکھا ہے۔ لیکن حقیقۃ الوحی کی عبارت میں اپنا مطلب نکالنے کے لئے لفظ محدث کی جگہ نبی لکھ کر صریح خیانت کی اور جھوٹ بولا ہے یہ کارستانی کرتے وقت مرزا کو اپنا ”الہام“ شاید یاد نہ رہا ہو گا۔ جس کے الفاظ ہیں ” مت اپنا الخوان“ مرا لئے بڑے خیانت کرنے والے۔

(۲) مرزائے قادیانی تحریر فرماتے ہیں :۔

”اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی“ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۲-۱۳)

مرزائی بتائیں کہ یہ پیغمبروں نے مرزا کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی وہ کون کون سے نبی تھے ؟ انہوں نے مرزا کے درشن کرنے کا اظہار کس کے سامنے کیا تھا ؟ اور ان کے اس اشتیاق کا کونسی کتابوں میں ذکر ہے۔ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ یہ مرزا کی ”الہامی گپ“ اور صریح جھوٹ ہے۔

(۳) مرزائے قادیانی لکھتے ہیں کہ :۔

”اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی“ (کشتی نوح صفحہ ۵)

باقی صفحہ ۸ پر

ربوہ کانفرنس

رپورٹ:- منظور احمد الحسینی رکن مجلس ادارت ہفت روزہ ختم نبوت

ربوہ کانفرنس کے دوسرے دن فجر کی نماز کے بعد حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے تقریباً سوا گھنٹہ حیات مسیح، مجدد کی تعریف حضرت مہدیؑ کے حالات، قیامت کی علامات بتلائیں۔ افسوس ہے کہ یہ درس تمام ضبط نہ ہو سکا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ آپ تمام حضرات کل سے آئے ہوئے ہیں اور کل تک رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کے آنے کو قبول فرمائے۔ میں صبح باہر گیا تھا میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ گرمی کی وجہ سے آگے گھاس میں لیٹے ہوئے ہیں اور دور تک اگلے کھیت میں (میری بات آپ یاد رکھیں، اس دور پرفتن میں جب کہ امت آپس کے جھگڑوں میں پڑی ہوئی ہے آپ تمام حضرات کا یہاں تشریف لانا، تکلیف کر کے یہاں ٹھہرنا اور یہاں بیٹھنا یہ سب کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے یہ کوئی بڑھکا نہیں ہے آپ دیکھیں گے کہ اس کے کتنے ثمرات مرتب ہوتے ہیں انشاء اللہ آپ حضرات جب یہاں سے واپس جائیں گے تو انشاء اللہ آپ حضرات کو سکون اور اطمینان قلب نصیب ہوگا۔ دیکھیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں درود شریف سنتے ہیں۔ جو وہاں پڑھتے ہیں اور جب ہم یہاں سے پڑھتے ہیں تو فرشتے لے جاتے ہیں (لوگوں نے کہا جی ہاں) پھر آپؒ نے فرمایا صاحب! کل سے دربار ختم نبوت میں ایک نئی ڈائری جا رہی ہے کہ وہ ربوہ جو غداران ختم نبوت کا شہر تھا جہاں کا پڑھا ہوا درود شریف مدینہ طیبہ کی طرف نہیں جاتا تھا کل یہاں سے درود شریف کا تانتا بندھا ہوا ہے آپ سب حضرات جو یہاں آئے ہوئے ہیں خوش قسمت ہیں۔

آپ یہاں اپنے وقت کو بالکل ضائع نہ کریں یہ بہت قیمتی وقت ہے آپکو ربوہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث، دینی باتیں سننے کی توفیق عطا فرمائی یہاں تلاوت اور ذکر میں مشغول رہیں، نوافل اور درود شریف پڑھیئے۔ یہ قیمتی گھڑیاں خدا جانے پھر میسر ہوں نہ ہوں میں نے آپ کے سامنے تینوں باتیں بیان کر دیں، مجدد کی تعریف مہدی کی تعریف، مسیح کی تعریف اور ان کے کارنامے، ان میں سے کوئی ایک بات غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی جاتی اگر قادیانیوں تک میری آواز پہنچ رہی ہو اور ضرور پہنچ رہی ہوگی تو وہ اس بات پر ضرور غور کریں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں کونسی بات مرزا غلام احمد قادیانی میں ہے اور اس کے ذریعے سے اسلام کی کونسی نشاۃ ثانیہ ہو رہی ہے۔ قادیانیو! تم عالم اسلام سے کٹے ہوئے ہو۔ کسی جگہ تمہارا نام اور نشان تک نہیں ہے چوری چھپے حج کرنے کے لئے جاتے ہو۔ وہاں بھی جس کام کے لئے تم جاتے ہو ہمیں معلوم ہے تمہارا حج کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا (تمہارا نام نہاد حج تو قادیان میں ہوتا ہے۔ ناقل) آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ سب کو عمل کی توفیق عطا فرما دے اللہ تعالیٰ اسلام کو سربلند فرما دے، اے اللہ! ہم ایسی زمین میں جمع ہیں جو تیرے نبی کی نبوت کے باغی ہیں، ختم نبوت کے باغی ہیں، حضرت پیغمبرؑ نے فرمایا! انا حظکم من الانبیاء وانتم حظی من الامم میں تمہارا حصہ نبیوں میں سے ہوں تم میرا حصہ امتوں میں سے ہو۔ اے اللہ! ہم کلمہ پڑھنے والے امت محمدیہ کے افراد اس جگہ جمع ہیں اے خدا ہم پر خصوصی رحم فرما۔ یا اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (انا حظکم من الانبیاء) پر فخر ہے۔ دوسرا حصہ بھی انتم حظی من الامم صحیح معنی میں ہماری قسمت میں کر دے۔

اے اللہ ختم نبوت کی اس مسجد میں ہم صدق دل سے عاجزانہ دعا کر رہے ہیں اے اللہ آپ اور آپ کے پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے راضی ہو جائیں یا اللہ ہمیں تحفظ ختم نبوت اور دین کے کاموں کے لئے قبول فرما۔ اے اللہ ان گمراہ لوگوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی، مسیح، مہدی، مجدد مانتے ہوں۔ ان کو ہدایت عطا فرما اے اللہ ہم ان کے لئے کوئی بد دعا نہیں کر رہے۔ ہم تیرے دربار سے صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ ان (قادیانیوں) کو ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! ان کو صحیح راستہ (صراط مستقیم) دکھلا۔ اے اللہ ہمارے سب گناہ معاف فرما۔ اے اللہ ہمارے ملک پر بادل مصائب کے چھائے ہوئے ہیں اے اللہ ان کو دور کر دے اور ملک کو اعداء اسلام کے شر و فتن سے محفوظ فرما ملک میں اقامت دین کا انتظام اپنی طرف سے فرما۔ اے اللہ تو ہم کو اسلام کا سپاہی بنا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

چوتھا اجلاس رئیس الخطاطین حضرت سید انور حسین نفیس رقم کی زیر صدارت ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب محمد شاہ آف داتا ضلع

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ربوہ نامہ

مانسہرہ نے بیان فرمایا۔ خطبۂ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا۔ صدر محترم، گرامی قدر، علماء کرام، محترم بزرگو اور بھائیو۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ علماء حق اور ان شہداء کو سلام پیش کروں جنہوں نے تواتر سے نوے سال تک اس قادیانیت کے خلاف کام کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی بات کا ثمرہ ہے کہ آج ہم ختم نبوت کے سپاہیوں کی حیثیت سے ربوہ کی سرزمین پر حاضر ہیں۔ بزرگو اور بھائیو! میں تو عالم نہیں ہوں، علماء کا خادم ہوں بہرحال یہاں میری حاضری ہوگئی میرے لئے یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ ہمارا مانسہرہ سے چار میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اس کا نام "دا آ" ہے۔ لیکن اگر اسے ربوہ ثانی کہہ دیا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ مرزائیوں کا گڑھ تھا اور اب بھی ہے۔ آپ یقین جانیں ہمیں وہاں مرزائیوں سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہم ان سے کسی قسم کا خوف و ڈر نہیں رکھتے لیکن اگر ہمیں دکھ اور تکلیف ہے تو ان منافق مسلمانوں سے ہے جو مرزائیوں سے رشتے ناطے کرتے ہیں ان کے جنازے پڑھتے ہیں ان کے شادی بیاہوں میں شرکت کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ تنظیمی تبلیغی کام کی اتنی ضرورت پہلے نہیں تھی جتنی آج ہے۔ مسلمان ارتداد کی طرف جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ارتداد سے روکنے کے لئے تنظیمی کام کی شدید ضرورت ہے میں تمام قائدین، جانثاران ختم نبوت سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پر عرض کروں گا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں مزید محنت سے کام کریں آخر میں مجلس کے تمام ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے دارالکفر میں اسلام کی شمع جلائی ہے اور ایسی جلائی ہے کہ انشاء اللہ قیامت تک جلتی رہے گی انشاء اللہ۔

آپ کے بعد حافظ محمد شریف منچن آبادی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا نظم کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد کہا۔ حضرات محترم! میں اس مختصر وقت میں چند ایک گذارشات کرنا چاہتا ہوں۔ سرور دو عالم، رحمت کائنات، فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک عظیم الشان پیشین گوئی حدیث میں ارشاد فرمائی۔ کہ لوگو! میرے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد سیکون فی امتی ثلاثون کذابون میرے بعد تیس کذاب آئیں گے۔ اور ایک روایت میں دجالون کا لفظ بھی آیا ہے کہ تیس دجال و کذاب آئیں گے۔ کلھم یزعم انہ نبی اللہ، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا۔ کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ فرمایا خبردار رہنا میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

تو میرے محترم دوستو اور بزرگو! آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بہت سے دجال و کذاب آئے جنہوں نے آکر آقائے مدنی و عربی کے بعد جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، لیکن ان تمام فتنوں میں سے بدترین فتنہ مرزا غلام احمد کا ہے۔ جس نے نہ صرف یہ کہ دعوئے نبوت کیا بلکہ انبیاء کرام کی توہین کی صحابہ کرام، آئمہ اہل بیت کی شان میں گستاخیاں کیں ان کے علاوہ دیگر بزرگان دین کے لئے وہ بازاری زبان استعمال کی کسی نے کیا خوب کہا۔ کہ تمام کائنات کی بازاری زبان استعمال کرنے والے گالی گلوچ دینے والے لوگوں کو جمع کیا جائے اور ان کا ایک عالمی چیمپئن منتخب کیا جائے تو یہ اعزاز مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہوگا۔ اس نے کسی کو معاف نہیں کیا۔

میرے بزرگو اور دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ میری امت میں سے ایک جماعت ایسی ہوگی۔ قیامت تک حق پر قائم رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اسے حق سے نہیں ہٹا سکے گی۔ اس بدبخت نے ابھی دعوئ نبوت نہیں کیا تھا۔ کہ ہمارے اکابرین میں سے امام الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے اپنے مرید باصفا حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رح کو ایک ملاقات میں خلافت سے سرفراز فرمایا اور ساتھ ہی پوچھا۔ اب آپ کا کیا ارادہ ہے تو حضرت پیر صاحب نے کہا کہ حضرت! میں یہاں (حرم پاک) میں کچھ عرصہ رہنے کے لئے آیا ہوں، حضرت حاجی صاحب نے فرمایا نہیں۔ آپ ہندوستان واپس تشریف لے جاویں۔ وہاں ایک بہت بڑا فتنہ رونما ہونے والا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس فتنہ کے انسداد کے لئے آپ سے کام لیں گے۔ تو پیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں وطن واپس آگیا اور ۱۹۰۱ء میں جب مرزا نے علی الاعلان نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ تو حضرت پیر صاحب نے اس وقت مرزا کے خلاف جہاد کیا۔ اس طرح پیر صاحب کے علاوہ علماء کرام میں سے سب سے پہلے مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ پر کفر کا فتویٰ لگانے والے علماء لدھیانہ تھے۔ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے جد امجد مولانا عبد اللہ، مولانا محمد، مولانا عبد القادر، مولانا اسمٰعیل ان چار بھائیوں نے مل کر اس پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ پھر ان کے پورے علماء ہند نے اس تکفیر کی تصدیق کی کہ واقعی مرزا نبوت کے دعویٰ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے بزرگو اور دوستو! ان بزرگوں کے بعد ہمارے اکابرین میں سے محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کو اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کھڑا کیا۔ اس زمانہ کے واقعی وہ ملہم تھے محدث جلیل حضرت بنوری رح لکھتے ہیں کہ علامہ انور صاحب اس مسئلہ کی وجہ سے چھ ماہ تک آرام نہیں فرما سکے اور پھر ایک موقعہ ایسا آیا۔ کہ حضرت شاہ صاحب نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح اور علامہ اقبال رح کو ایک مجلس میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا اسی وجہ سے حضرت امیر شریعت نے اس کے فتنہ کے خلاف اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف کر دیا۔ ایک سالانہ جلسہ میں حضرت شاہ صاحب حضرت الامام مولانا لاہوری رح پانچسو جید علماء اور ہزارہا مسلمانوں کی موجودگی میں شاہ جی

کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر فرمایا کہ آج کے بعد عطاء اللہ ہم سب کا امیر ہے اور میں انہیں امیر شریعت کا لقب دیتا ہوں۔ حضرت بنوری فرمایا کرتے تھے کہ سب سے پہلے علامہ انور شاہؒ نے شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی، دوسرے نمبر حضرت لاہوریؒ تیسرے نمبر پر میں بھی حضرت مفتی محمد شفیعؒ اسی طرح پانچسو علماء کرام نے یکے بعد دیگرے بیعت کی۔ شاہ جیؒ نے اس بیعت کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بنا۔ قادیانیوں نے اس نوزائیدہ مملکت میں پرزے نکالنے شروع کئے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو مسلمانوں نے اپنی جانیں قربانی کے لئے پیش کیں اس وقت کے وزیر داخلہ کا بیان ہے کہ دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ اس تحریک کو گولی اور لاٹھی کے ذریعہ دبا دیا گیا۔ جب تحریک بظاہر ختم ہو گئی۔ حضرت امیر شریعت کہیں تشریف لے جا رہے تھے ایک شخص پوچھتا ہے۔ شاہ جی! آپ نے دس ہزار مسلمانوں کو شہید کرایا آپ کی تحریک ناکام ہو گئی۔ بتلایئے ان دس ہزار جانوں کے خون کا ذمہ دار کون ہے؟ شاہ جیؒ نے فرمایا۔ جہاں تک شہدائے ختم نبوت کے خون کا تعلق ہے سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے سے لے کر قیامت تک کے لئے جتنے لوگ آقا نامدار کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اپنی جان عزیز کا نذرانہ پیش کریں گے۔ ان کے خون کا ذمہ دار میں ہوں۔ (فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر) جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ یہ تحریک ناکام ہو گئی۔ تو حضرت شاہ جی نے فرمایا خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے بظاہر اس تحریک کو گولی کے ساتھ دبا دیا ہے۔ لیکن میری بات نوٹ فرما لیجیے۔ شاہ جیؒ کی یہ بات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ شاہ جیؒ نے فرمایا: "بظاہر یہ تحریک ناکام ہو گئی لیکن ہم نے مسلمانوں کے دلوں کی زمین میں ایک ٹائم بم چھپا رکھا ہے۔ وقت آئے گا کہ وہ ٹائم بم پھٹے گا۔ پھر نہ قادیانی رہیں گے نہ قادیانی نواز۔"

میرے دوستو: قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔ شاہ جیؒ کی یہ بات صحیح ثابت ہوئی اور ۲۹ مئی ۷۴ء کا وہ دن آیا۔ کہ اسی ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر ربوائی غنڈوں نے غنڈہ گردی کی۔ لوگوں نے دیکھا کہ اس پر ایک عظیم الشان تحریک چلی اور حال ہی میں ملک کی قومی اسمبلی کے سابق اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان کا بیان ہے کہ دو مہینے مسلسل آنجہانی مرزا ناصر پر جرح ہوتی رہی اور دو دن صدر الدین (امیر لاہوری گروپ) پر جرح ہوئی۔ اس کے بعد اراکین اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ وہ ربوہ جس میں مسلمانوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی آج الحمد للہ کھلا شہر قرار دیا جا چکا ہے۔ مجلس کے دو مراکز، دو مساجد ہیں مسلمانوں کی (ان کے علاوہ) دو اور مساجد یہاں کام کر رہی ہیں۔

میرے دوستو: حقیقت تو یہ ہے کہ ان بزرگان دین کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم یہاں ربوہ میں موجود ہیں اور ختم نبوت کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی تھی۔ اگر ابرہہ خانہ کعبہ پر ہاتھیوں کا لشکر لے کر آتا ہے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابابیلوں سے کام لے کر ہاتھیوں اور ہاتھی والوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ یوں ہی سمجھ لیجیے۔ قادیانیوں کا بجٹ ان کے پیسے ان کی تنظیم۔ ان کی سازشیں یہ سب کچھ یوں سمجھ لیجیے کہ ہاتھیوں کا ایک لشکر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں سے کام لے کر ان کو ناکام و نامراد کیا۔ آج ربوہ میں قادیانیوں کے درمیان کھلبلی سی مچی ہوئی ہے۔ کہ کیا ہو رہا ہے کیا ہو گیا ہے۔ آخر میں میں اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ آپ نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے ساتھ ساتھ مقام مصطفےٰ کا تحفظ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ارتداد کی سزا بھی نافذ کریں۔

مرزائیوں کی اشتعال انگیزیوں پر شدید احتجاج

مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام حسین نے اپنے ایک اخباری بیان میں قادیانیوں کی طرف سے بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزیوں پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مرزائی جماعت کے ترجمان روزنامہ الفضل چھ نومبر کی اشاعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ناقابل برداشت توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھوں کے پیشوا گرو نانک سے تشبیہ دی ہے۔ اور ۸ نومبر کے الفضل میں مرزا طاہر احمد نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتی۔ ان بیانات سے جہاں آئین پاکستان کی توہین ہوئی ہے۔ وہاں پر عالم اسلام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔ مرزائیوں کو ان اشتعال انگیزیوں سے روکا جائے ورنہ اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے زیر اہتمام ایک وفد گڑھ مہاراجہ میں پہنچا وہاں کے لوگوں سے ملے اور خود آنکھوں سے وہاں کے حالات دیکھے۔ کل تک دھواں اٹھ رہا تھا۔ تقریباً پچیس دکانوں کو نذر آتش کیا گیا۔ چھ گھروں کو جلا دیا گیا۔ وہاں کی جامع مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہو کر قرآن مجید کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔ وہاں موجود ایک موذن کو زد و کوب کیا گیا۔ اور جامع مسجد کے سپیکر کی الماری کا تالا توڑ کر سپیکر نکال کر حملہ آور اپنے ساتھ لے گئے۔ ان تمام حالات پر وفد نے افسوس کیا اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ واپسی پر یہ وفد حکومت سے چند مطالبے کرتا ہے۔

(۱) حالیہ ہنگامہ گڑھ مہاراجہ میں قرآن مجید کی توہین کرنے والوں کو پاکستان کے قانون کے مطابق سخت ترین سزا دی جائے۔

(۲) اہل سنت والجماعت کے جملہ نقصانات جن کا تخمینہ ایک کروڑ روپیہ ہے پ

باقی صفحہ ۱۴ پر

بسلسلہ
حیات عیسیٰؑ کا امت کا اجماعی عقیدہ ہے

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں چھٹی صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

امام غزالی کا عقیدہ

امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی الشافعی (۴۵۰-۵۰۵ھ) "المستصفیٰ من الاصول" میں تواتر کی بحث میں لکھتے ہیں:

فاما قتل عیسیٰ علیہ السلام فقد صدقوا فی انہم شاھدوا شخصا یشبہ عیسیٰ علیہ السلام مقتولاً "ولکن شُبِّہَ لَھُمْ"؛ (ص ۹۰)

رہا نصاریٰ کا عیسیٰ علیہ السلام کے مقتول ہونے کا دعویٰ، تو وہ اتنی بات میں تو سچے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو، جو عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ تھا، مقتول دیکھا۔ لیکن وہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے۔ بلکہ ایک اور شخص جس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی اس لیے ان کو اشتباہ ہو گیا تھا۔

علامہ زمخشری کا عقیدہ

معتزلہ کے امام علامہ جار اللہ محمود بن عمر زمخشری (م ۵۲۸ھ) "تفسیر کشاف" میں آیت کریمہ "وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللہُ" کے تحت لکھتے ہیں:

وَمَکَرَ اللہُ۔ ان رفع عیسیٰ الی السماء والقی شبہہ علی من اراد اغتیالہ حتیٰ قتل۔ (ج ۱۔ ص ۳۰۶)

اللہ کی تدبیر یہ تھی کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو پکڑنا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ وہی قتل ہو گیا۔

اور "وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ الی سمائی ومقر ملائکتی۔ (ایضاً)

اور تجھے میں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ یعنی اپنے آسمان کی طرف اور اپنے فرشتوں کی قرارگاہ کی طرف۔

* * *

اسی طرح سورہ النساء کی آیات ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹ کے تحت بھی انہوں نے رفع ونزول کے عقیدے کی تصریح کی ہے۔ (دیکھئے "تفسیر کشاف" ص ۳۹۶، ۳۹۷)

اور آیت کریمہ "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے تحت لکھتے ہیں:

فان قلت، کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان؟ قلت معنی کونہ آخر الانبیاء انہ لا ینبّأ احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبی قبلہ وحین ینزل ینزل عاملا علی شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مصلیا الی قبلتہ کانہ بعض امتہ۔

اگر کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے آخری نبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آپ سے پہلے مل چکی ہے اور جب وہ نازل ہوں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ اور آپ کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے گویا آپ کے امتی کی حیثیت

* * *

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

سے آئیں گے۔

٭ ٭ ٭

اور آیت کریمہ "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کے تحت لکھتے ہیں:

(وانه) وان عیسی علیه السلام (لعلم للساعة) ای شرط من اشراطها تعلم به۔

اور بے شک وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام البتہ علم ہے قیامت کا یعنی اس کی علامتوں میں سے ایک علامت ہیں جس سے قیامت کا قریب آلگنا معلوم ہوگا۔

٭ ٭ ٭

امام نجم الدین نسفی کا عقیدہ!

امام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد النسفی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (۴۶۱-۵۳۷ھ) اپنے رسالہ عقائد میں — جو عقائد نسفیہ کے نام سے مشہور ہے — لکھتے ہیں:۔

وما اخبر به النبی صلی اللہ علیه وسلم من اشراط الساعة من خروج الدجال ودابة الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیه السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق۔

(شرح عقائد نسفی ص۱۳۲)

اور جن علامات قیامت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ جیسے دجال، دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا نکلنا، عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا یہ سب حق ہے۔

امام ابن الانباری کا عقیدہ

امام کمال الدین ابو البرکات عبدالرحمٰن بن محمد الانصاری المعروف بہ ابن الانباری الشافعیؒ (۵۱۳ھ-۵۷۷ھ) اپنی کتاب البیان فی غریب اعراب القرآن میں آیت کریمہ "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" کے تحت لکھتے ہیں:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ تقدیرہ انی رافعك الی ومتوفیك . الا انه لما کانت الواو لا تدل علی الترتیب قدم واخر. وقیل معنی انی متوفیك قابضك ورافعك الی، ای الی کرامتی.

(ج ۱ ص ۲۰۶)

حق تعالیٰ کا ارشاد "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" اس کی تقدیر یہ ہے کہ "(سردست) میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور (پھر اپنے وقت مقررہ پر) تجھے وفات دینے والا ہوں"۔ مگر چونکہ واؤ ترتیب پر دلالت نہیں کرتی اس لیے ایک خاص نکتۂ بلاغت کی وجہ سے مقدم ومؤخر کر دیا اور کہا گیا ہے "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ" کے معنی ہیں کہ میں تجھے اپنی تحویل میں لینے والا ہوں۔ اپنی طرف یعنی اپنی کرامت کی جگہ کی طرف اٹھانے والا ہوں"۔

٭ ٭ ٭

اور سورۃ النساء کی آیت "وان من اھل الکتاب" کے تحت لکھتے ہیں۔

ینزل فی اٰخر الزمان الی الارض فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویصلی خلف المهدی ویموت ویقبر۔

(ج ۱ ص ۲۷۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔ پس صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا اور دفن ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

حضرت پیران پیر کا عقیدہ

حضرت محبوب سبحانی پیران پیر شاہ عبد القادر الجیلانی الحنبلی (۴۷۰-۵۶۱ھ) غنیۃ الطالبین میں یوم عاشورہ کی فضیلت میں فرماتے ہیں:

ورفع عیسی علیه السلام فی یوم عاشوراً۔ ص۴۹۶

اور اٹھایا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورا کے دن۔

آگے لکھتے ہیں کہ عاشورا کے دن کو دس فضیلتیں ہیں۔

والتاسع رفع اللہ عزوجل عیسی علیه السلام الی السماء فیه (ص۴۹۲)

نویں فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اٹھایا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اس دن میں۔

بقیہ :- احتجاج

الفور ادا کیا جائے۔

(۳) آئندہ کے لیے اہل سنت والجماعت کے مشورہ سے جلوس کا راستہ متعین کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے۔

(۴) اے۔ سی شیخوکوٹ اور انسپکٹر پولیس گوجرہ مہاراجہ کو اپنے کام میں غفلت کی وجہ سے جو اس ہنگامہ کا سبب بنے ہیں۔ فی الفور معطل کیا جائے۔

(۵) مرتکب مجرموں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

قسط نمبر 1

حیاتِ طیبہ

تحریر: علی اصغر چشتی صابری۔ ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی۔ فاضل عربی، فارسی، دفاقی

عہدِ طفولیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

ماہ ربیع الاول کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس میں ہمارے آقا و مولا سردار دو جہاں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور اپنی مبارک زندگی کے تمام منازل طے کرنے کے بعد اسی مہینہ میں اسے خدا حافظ کہا۔ میں کئی دنوں سے سوچ رہا تھا۔ کہ موقع کی مناسبت سے میں بھی اپنی بے بضاعتی کے باوجود چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا مجموعہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کروں۔ پہلے تو بیٹھنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موقع مل گیا ہے۔ اور طبیعت بھی خوش ہے۔

اُس رسول اعظم ﷺ کے متعلق جن کے تذکروں سے تکوین و تشریع گونج رہا ہے۔

کتب سماویہ ان کے ذکر سے بھرے ہوئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ان کے مدح و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ یہاں تک کہ عرش عظیم پر ان کی عظمت کا چرچا ہے۔ مجھ جیسا بے بضاعت کیا لکھ سکتا ہے۔ میرے قلم میں اتنی طاقت کہاں کہ اس موضوع پر جنبش کر سکے۔ بہر حال اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے قلم و قرطاس لیکر بیٹھ گیا ہوں .... توفیق دینے والی تو وہی ذات ہے۔ جو ہر چیز پر قادر اور محیط ہے۔

یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ نبوت و رسالت آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں ہی محدود ہو گئی تھی۔ آپ کے بعد جو نبی تشریف لائے انہی کی اولاد میں سے آئے۔ حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام آپ کے دو فرزند تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے۔ تو حضرت اسماعیل علیہ السلام (جو بنائے بیت اللہ میں ان کے شریک تھے) کی اولاد کے حق میں ایک رسول مبعوث ہونے کی دعا فرمائی۔ جو اسی شہر میں پیدا ہوں۔ جہاں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر فرمایا۔ چنانچہ دعاء ابراہیمی کے مطابق آپ تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے جو نظام بنایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مختلف قوموں کے پاس اللہ کے رسول وحی الٰہی لے کر آئے۔ اور اپنی مثالی زندگی سے ان تعلیمات کے عملی پہلو کو روشن کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روز اول ہی سے نبیوں کی رہنمائی سے سرفراز فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام (جو نسل انسانی کی بنیاد ہیں) کو نبوت سے نوازا اور اس طرح تاریخ انسانی کا آغاز ہدایت اور روشنی میں ہوا۔ ظلمات اور تاریکی میں نہیں۔ یہ روشن سلسلہ برابر جاری رہا۔ اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعے انسان کی ہدایت کا انتظام فرمایا۔ اس سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنہیں رب العالمین نے پوری تعلیم اور مکمل قانون دے کر اس خدمت پر مامور کیا کہ اسے سارے جہاں میں پھیلا دیں۔

ولادت باسعادت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول عام الفیل (مطابق ۵۷۱ء) دو شنبہ کے دن ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے دادا کو یہ اطلاع بھجوائی۔ وہ آئے پیار و محبت سے آپ کو دیکھا گود میں لے کر کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور اللہ جل شانہ کی حمد بیان کرنے کے بعد

دعا کی اور آپ کا نام محمدؐ رکھا۔ عربوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ ایک بالکل نیا نام تھا۔ پوچھنے لگے اے ابو الحارث! آپ نے ایسا نام کیوں تجویز کیا۔ جو آپ کے آباؤ اجداد اور آپ کی قوم میں سے اب تک کسی نے نہیں رکھا۔ عبد المطلب نے کہا۔ میں نے یہ نام اس لئے رکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اور اللہ کی مخلوق زمین میں اس مولود کی حمد و ثنا کرے۔

محمد کا اصل مادہ حمد ہے۔ حمد اصل میں کسی کے پاکیزہ اخلاق، پسندیدہ اوصاف اور کمالات اصلیہ نیز فضائل حقیقیہ کو محبت اور عظمت کے ساتھ بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ تحمید باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جس کی وضع ہی مبالغہ اور تکرار کے لئے ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے لفظ محمدؐ کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ ذات ستودہ صفات جن کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ بار بار بیان کیا جائے۔ بعض کے نزدیک یہ لفظ اس ذات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس میں فضائل حمیدہ اور اوصاف محمودہ علے وجہ الکمال پائے جاتے ہوں۔ امام بخاری تاریخ صغیر میں فرماتے ہیں۔ کہ علی بن زید سے مروی ہے کہ ابو طالب یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

وشق لہٗ من اسمہ لیجلہٗ
فذوالعرش محمودٌ وھذا محمّد

آپؐ کی کنیت :-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی مشہور و معروف کنیت ابو القاسم ہے۔ جو آپ کے سب سے بڑے صاحبزادہ قاسم کے نام پر ہے۔ دوسری کنیت ابو ابراہیم ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ تو جبرئیل علیہ السلام نے آکر آپؐ کو یوں مخاطب فرمایا۔

السلام علیك یا ابا ابراهیم

آپؐ کا ختنہ

آپ کے ختنہ کے بارے میں تین قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے۔ حاکم کے مطابق آپؐ کے مختون پیدا ہونے میں احادیث متواتر ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے۔ کہ آپؐ کے جد امجد نے ولادت کے ساتویں روز آپؐ کی ختنہ کرائی۔ تیسرا قول یہ ہے۔ کہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں آپ کی ختنہ ہوئی۔ یہ قول ضعیف ہے۔ مشہور اور معتبر اول ہی کے دو قول ہیں۔

ایام رضاعت

ولادت کے بعد تین چار روز تک آپؐ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر چند دن تک آپؐ کے چچا ابولہب کی باندی ثوبیہ نے آپؐ کو دودھ پلایا بعد ازاں عبد المطلب نے آپؐ کے لئے دیہات کی کسی دودھ پلانے والی کی تلاش شروع کی۔ عرب اپنے بچوں کی رضاعت اور ابتدائی پرورش کے لئے شہروں کے مقابلہ میں دیہاتوں کو ترجیح دیتے تھے۔ اس لئے کہ وہاں کی آب و ہوا زیادہ صاف اور وہاں کے باشندوں کے اخلاق میں اعتدال اور سلامتی طبع زیادہ نمایاں تھی۔ شہر کے مفاسد سے بھی حفاظت تھی اور دیہاتوں کی زبان بھی صحیح و فصیح مانی جاتی تھی۔

قبیلہ بنی سعد کی عورتیں اس کام میں خاص شہرت رکھتی تھیں۔ فصاحت و بلاغت بھی ان کی مشہور تھی۔ یہ عورتیں ہر سال شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ آیا کرتی تھیں۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں۔ کہ میں اور بنی سعد کی عورتیں شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ آئیں۔ میرے ساتھ میرا شوہر اور شیر خوار بچہ بھی تھا۔ خشک سالی کا زمانہ تھا اور لوگ سخت پریشانی میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب عورتوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ لیکن سب نے آپؐ کی حالت یتیمی کو دیکھ کر آپؐ کی طرف زیادہ التفات نہ کیا۔ وہ اس حقیقت سے بے خبر تھیں کہ آپؐ یتیم نہیں بلکہ دُرِّ یتیم ہیں۔ حلیمہ نے بھی شروع میں آپ کی طرف کچھ خاص توجہ نہ دی۔ لیکن بعد میں یکایک اُن کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی۔ کوئی دوسرا بچہ بھی سامنے نہیں تھا۔ چنانچہ اپنے شوہر سے کہنے لگیں۔

"واللہ لاذھبن الی ذلك الیتیم فلاخذنہٗ قال لاعلیك عسی اللہ ان یجعل لنا فیہ برکۃ"

خدا کی قسم میں ضرور اس یتیم کے پاس جاؤں گی اور ضرور اس کو لیکر آؤں گی۔ شوہر نے کہا اگر تو ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں۔ امید ہے۔ کہ رب العالمین اس کو ہمارے لئے خیر و برکت کا سبب بنائے۔

حلیمہ سعدیہ اسی برکت کی امید پر آپ کو لے آئیں۔ اور اسی وقت آپ کی برکت کا مشاہدہ کیا۔ ان کی ہر چیز میں ایک دوسرا رنگ نظر آنے لگا۔ ان کو دودھ میں، جانوروں میں، رزق میں حتیٰ کہ ہر چیز میں برکت محسوس ہونے لگی۔ حلیمہ کہتی ہیں۔ اس مولود مسعود کا گود میں لینا تھا کہ بالکل خشک پستان دودھ سے بھر آئے اتنا دودھ ہوا کہ آپ بھی سیر ہو گئے۔ اور آپؐ کا رضاعی بھائی بھی سیر ہو گیا۔ اونٹنی کا دودھ دوہنے کے لئے اُٹھے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے اور میرے شوہر نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ رات نہایت آرام سے گذری۔ صبح ہوئی تو شوہر نے کہا۔

تعلمی واللہ یاحلیمۃ لقد اخذت نسمۃ مبارکۃ "خدا کی قسم تو نے بہت ہی مبارک بچہ لیا ہے۔ حلیمہ یہ سن کر کہنے لگیں۔ "واللہ انی لارجو ذالک" "خدا کی قسم میں یقین سے کہتی ہوں۔ کہ میں اللہ سے۔ یہی امید رکھتی ہوں۔

حلیمہ سعدیہ کے ساتھ جتنی دودھ پلانے والیاں تھیں۔ انہوں نے بھی یہ کہنا شروع کیا۔ کہ حلیمہ تم کو بہت مبارک بچہ ملا ہے۔ بہت مبارک جان ہے۔ انہیں بی بی حلیمہ سے حسد بھی ہونے لگا۔

قبیلہ بنی سعد میں جب آپ کی عمر مبارک کے دو سال پورے ہو گئے۔ تو بی بی حلیمہ نے آپ کا دودھ چھڑا دیا۔ پھر آپ کو لے کر حضرت آمنہ کے پاس آئیں۔ اور ساتھ ہی یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ کچھ مدت کے لئے ان کو اور رہنے دیا جائے حضرت آمنہ نے دائی حلیمہ کی خواہش کا لحاظ کیا۔ حلیمہ آپؐ کو لے کر بنی سعد واپس گئیں۔

شق صدر

واپسی کے بعد جب آپ بنی سعد میں تھے ایک روز اپنے رضاعی بھائیوں کے ہمراہ بکریاں چرانے جنگل گئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک چار سال تھی۔ اس دوران جبرائیل اور میکائیل سفید پوش انسانوں کی شکل میں آئے۔ آپ کا سینۂ مبارک شق کیا۔ آپ کے قلب مبارک سے گوشت کے ٹکڑے یا لوتھڑے کی مانند ایک خراب اور سیاہ چیز نکال کر پھینک دی۔ پھر آپؐ کے قلب کو اچھی طرح دھو کر اپنی جگہ واپس کر دیا۔ سینۂ مبارک پر ٹانکے لگائے اور دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر لگا دی۔ سیرت کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی وہ عبارت مجھے بڑی پسند آئی جو انہوں نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ پر قلمبند فرمائی ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں۔ کہ دو فرشتے ظاہر ہوئے آپ کے سینۂ مبارک کو شق کر کے دل کو اس میں سے نکالا اور اس کو ایمان و حکمت سے بھر دیا۔ یہ عالم مثال اور عالم شہادت کی درمیانی حالت کا واقعہ ہے۔ یہ شق صدر اس طرح کی چیز نہ تھی۔ جس سے ضرر پہنچتا ہے۔ اس لئے دوبارہ سینے کا اثر آپ کے سینۂ مبارک پر باقی نہ رہا۔ عالم مثال اور عالم شہادت جہاں ملتے ہیں۔ وہاں اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں۔

والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا انتقال

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک چھ سال کا ہوا تو حضرت آمنہ نے مدینہ کا قصد فرمایا۔ اور آپ کو بھی ساتھ لے گئیں۔ وہ اپنے محبوب شوہر عبداللہ بن عبدالمطلب کی قبر پر بھی جانا چاہتی تھیں۔ مگر واپس ہوتے ہوئے ایک مقام پر "جو الابواء" کے نام سے مشہور ہے۔ بی بی آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ اب ایک جانب صد درجہ محبوب ماں کی جدائی کا غم تھا۔ اور دوسری طرف مسافرت کی تنہائی۔ تربیت الٰہی کے اسرار بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں۔ جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ام ایمن آپ کو لے کر مکہ آئیں۔ اور یہ خدائی امانت آپ کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کی۔

عبدالمطلب کی کفالت

والدہ ماجدہ کے بعد آپ دادا کے سایۂ شفقت میں رہے۔ جو آپ کو دل و جان سے زیادہ چاہتے تھے۔ اور کسی وقت آپ سے غافل نہ ہوتے۔ آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے۔ عبدالمطلب جب مسجد حرام میں حاضر ہوتے۔ تو خانہ کعبہ کے سایہ میں آپ کے لئے ایک خاص فرش بچھایا جاتا تھا اس فرش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ بٹھاتے اور طرح طرح سے محبت و شفقت کا اظہار کرتے۔

دادا جان کا انتقال

دو سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کی تربیت میں رہے۔ جب عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی۔ تو دادا جان نے بھی خدا حافظ کہہ دیا۔ اور آپ کو ایک بار پھر یتیمی کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ جو پہلے سے زیادہ تلخ اور سخت تھا۔ اپنے والد کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا بھی نہیں تھا۔ نہ ہی ان کی شفقت و محبت سے واقف تھے۔ اس لئے ان کے انتقال کا صدمہ عقلی اور روایتی سے زیادہ نہ تھا لیکن دادا کے لطف و محبت سے محرومی کا احساس حسی اور تجرباتی تھا۔ اور ان دونوں میں کھلا کھلا فرق ہے۔ جسے ہر کوئی با آسانی سمجھ سکتا ہے۔ مرتے وقت عبدالمطلب نے آپ کو ابو طالب کے سپرد کیا۔ اور یہ وصیت کی۔ کہ کمال شفقت اور غایت محبت سے ان کی کفالت اور تربیت کریں۔ اُم ایمن کہتی ہیں۔ کہ جس وقت عبدالمطلب کا جنازہ اٹھا۔ تو آپ کو دیکھا کہ جنازے کے پیچھے روتے جاتے تھے۔

ابو طالب کے ساتھ

دادا کے انتقال کے بعد آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ رہنے لگے۔۔۔۔!

عبدالمطلب کی وصیت کے مطابق ابوطالب یکسو ہو کر آپؐ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور اپنے صاحبزادوں علی، جعفر اور عقیل رضی اللہ عنہم سے زیادہ نرمی، شفقت اور نگہداشت و پرورش کا معاملہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا۔

بحیرہ راہب کی ملاقات

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ سال کے ہوئے۔ تو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ جب کہ وہ تجارت شام کو جاتے تھے۔ سفر میں گئے۔ بصریٰ میں بحیرہ راہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ کہ نبی موعود یہی نوجوان ہے۔ چچا سے کہا۔ کہ اسے یہودیوں کے ملک میں نہ لے جاؤ۔ وہ اسے پہچان کر کہیں گزند نہ پہنچائیں۔ شفیق چچا نے آپؐ کو بصریٰ ہی سے واپس کر دیا۔

بدنیت مورخین اور مستشرقین ہمیشہ کے لئے ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ چنانچہ بحیرہ راہب سے آپ کی اس سرِ راہ ملاقات کو انہوں نے رائی کا پہاڑ بنا دیا۔ اور اس پر پورا ہوائی قلعہ تعمیر کیا۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عقیدۂ توحید کی یہ بے لاگ تعلیمات آپ نے دراصل ایک عیسائی عالم سے حاصل کی ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے۔ کہ ایک فرانسیسی مستشرق CARRA DE VEAUX نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی۔ اور اس کا نام "مصنف قرآن" رکھا۔ اور اس میں یہ دعویٰ کیا کہ اس مختصر ملاقات میں بحیریٰ نے پورا قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو املا کرا دیا۔

اگر بحیریٰ کا واقعہ صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تب بھی کوئی سمجھ دار شخص جس کے ہوش و حواس سلامت ہیں۔ اس بات پر غور کرنے کا بھی روادار نہ ہوگا یہ بات خلاف عقل ہے۔ کہ ایک کم سن بچہ ایک ایسے سن رسیدہ شخص سے جس کی زبان سے بھی وہ آشنا نہیں۔ اتنے قلیل وقت میں ایسے دقیق اور نازک مسائل و تفصیلات پر تبادلۂ خیالات کرے گا۔ اور چھٹی صدی عیسوی میں عیسائیت کے مسخ شدہ مشرکانہ عقائد و خیالات کی ان باریکیوں سے آگاہ ہو جائے گا۔

پادری صاحبان کا کہنا ہے۔ کہ چالیس سال کے بعد جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کی تھی۔ وہ اس راہب کی تعلیم کا اثر تھا۔ ہم عیسائیوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تثلیث اور کفارہ کا رد، مسیحؑ کے صلیب پر جان دینے کا بطلان اس راہب کی تعلیم ہی سے حاصل کیا تھا۔ تو اب عیسائی اپنے اس بزرگ کی تعلیم کو قبول کیوں نہیں کرتے ؟

جاری ہے۔

بقیہ :- ملتان کانفرنس

دارالعلوم دیوبند کی برکات

کیس کے سلسلہ میں جانے سے پہلے میں نے وہاں کے مسلمانوں سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ اور کہا کہ کوئی آدمی ایسا ہو جو قادیانیت کو سمجھ سکتا ہو تو ایک آدمی جن کا نام مولانا محمد یوسف ملائی تھا۔ تو وہ سامنے آئے میں نے کچھ خاص باتیں انہیں انگلش میں بتلائیں اور میں نے پوچھا کہ تم مرزائیت کو کیسے سمجھتے ہو کہا کہ آج سے پچیس ۲۵ سال قبل میں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اس ایک آدمی کی کوشش سے مسئلہ نے تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ الحمدللہ۔ اصلہا ثابتٌ و فرعہا فی السماء

قومی اسمبلی کا فیصلہ

سب سے زیادہ کام پاکستان قومی اسمبلی کا فیصلہ آیا۔ جج نے مرزائیوں سے سوال کیا کہ جس انجمن کی تم برانچ ہو وہ اپنے ملک میں کیسے جاتے ہیں ؟ تو مجبوراً تلانا پڑا کہ غیر مسلم !

تو قومی اسمبلی کا فیصلہ برقرار رکھنا اشد ضروری ہے۔ فیصلہ کا ختم کرنا بہت بڑا نقصان ہوگا۔

مرزا کی پیشگوئی

مرزا نے اپنی عمر کے بارہ میں الہام جڑا۔ " اطال اللہ بقاءک " اور براہین احمدیہ میں لکھا کہ "میری عمر اسی یا پانچ چھ سال کم یا زیادہ ہوگی" حالانکہ مرزا کی عمر ۶۹ سال ہوئی۔ پیشگوئی کے مطابق ۷۴، یا ۸۶ برس ہونی چاہیے تھی۔ تو میں نے کہا کہ اس سے مراد جماعت کی عمر ہے جو کہ ۷۳ برس ہوئی۔ ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دیئے گئے۔ تو اس سے مراد جماعت کی عمر تھی جو پوری ہو گئی۔ اور جماعت مر چکی ہے اور اب جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت مانگتی ہے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر جب جنوبی افریقہ گئے تو شاہ جیؒ، قاضی صاحبؒ، مولانا جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ یاد آ گئے۔

سری لنکا کا ایک واقعہ

جب ہم سری لنکا پہنچے تو ایک بورڈ نظر آیا۔ جس پر آنجہانی مرزا غلام احمد کا ایک "الہام" درج تھا۔ "میں تیرا پیغام دنیا تک پہنچاؤں گا" ہم نے ایک خوبصورت بورڈ لکھوا کر لگوایا۔ جہاں جہاں کذاب کی نبوت پہنچے گی میں اور میری جماعت بھی پہنچے گی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مجاہد ختم نبوت کی خدمت ہوگی۔ وہاں شاہ جیؒ زندہ ہوں گے۔ کیونکہ اس مسئلہ میں ان کی نظر مجتہدانہ تھی۔ جہاں مسئلہ پکارے گا۔ ہم پہنچیں گے۔ اجلاس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ملتان نامہ

ختم نبوت کانفرنس ملتان

میں علماء کرام کے ولولہ انگیز خطابات

رپورٹ:- محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور۔

۲۷ نومبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان کی طرف سے جنوبی افریقہ میں امت مسلمہ کی نمائندگی کرنے والے وفد کے شرکاء کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں حضرت مولانا خالد محمود صاحب (مانچسٹر انگلینڈ) وکیل ختم نبوت جناب ریاض الحسن شاہ صاحب گیلانی۔ مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ عبدالرحیم اشعر — مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب فیصل آباد۔ خطیب ختم نبوت مولانا محمد اشرف ہمدانی فیصل آباد اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد شریف جالندھری۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے شرکت کی۔

ظہر اور عصر کے درمیان مختصر خطابات ہوئے۔ اور عشاء کی نماز کے بعد ......
شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی اور صدارت میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت علامہ عبدالرحیم اشعر، حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی۔ سید ریاض الحسن گیلانی حضرت علامہ خالد محمود صاحب نے بالترتیب یکے بعد دیگرے جنوبی افریقہ کے فیصلے پر روشنی ڈالی۔ معلومات کی اہمیت کے پیش نظر قارئین کرام کی خدمت میں مختصر اور اہم رپورٹ پیش خدمت ہے۔

اجلاس کی افتتاحی تقریر مولانا سید ممتاز الحسن شاہ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ نے فرمائی۔ شاہ صاحب کے بعد مقدمہ جنوبی افریقہ میں شرکت والے وفد کے روح رواں حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے معزز مہمان اور شریک مقدمہ حضرات تشریف لائے ہیں اس لئے مقدمہ کی روداد انہیں کے لئے چھوڑتا ہوں۔ البتہ ایک اس مقدمہ کے دوران ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ ہماری جماعت کے روح رواں بانی مجلس اور سابق مرکزی امیر حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے فرمایا تھا۔ کہ اگر قادیانی کسی جنگل میں گئے تو ہمارے مبلغ ان کا پیچھا کریں گے۔ اگر کسی انسانی زمین کے علاوہ کسی اور کرہ پر رہائش پذیر ہوا یعنی اگر چاند پر انسانی آبادی ہوئی۔ تو سب سے پہلا جہاز جو چاند پر جائے گا۔ اس میں ختم نبوت کا نمائندہ بھی ہوگا۔

نیز تحریک ختم نبوت کے قائدین کی سرپرستی اور قیادت میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نے بھی فرمایا تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت مشرق بعید، اور جنوب و شمال، مغرب میں جگہ پوری دنیا میں قادیانیت کا محاسبہ کرے گی۔ مولانا اشعر نے فرمایا کہ الحمد للہ جنوب میں سمندر تک ہم نے مرزائیت کو شکست فاش دی ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز مرزائیت ایک بدترین گالی بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنوبی افریقہ کے مقدمہ میں مرزائیوں نے سپریم کورٹ میں استدعا کی کہ ہمیں مرزائی اور قادیانی کے بجائے مسلمان کہا جائے کیونکہ اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ مولانا اشعر کے بعد مختلف قراء کرام نے پرسوز لہجوں میں قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں خطیب ختم نبوت مولانا محمد اشرف ہمدانی کو دعوت سخن دی گئی۔ مولانا نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کے آخری رسول اور پیغام بر ہیں آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اگر کسی نے دعویٰ نبوت کیا تو اجماع امت کی رو سے وہ واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک عزیز میں دعویٰ نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر کوئی جعلی ایس۔ ایچ۔ او جعلی ڈی۔ سی جعلی کمشنر جعلی بریگیڈیر، کرنل، جنرل نہیں بن سکتا اگر کوئی جعلسازی کرے تو ملکی قانون فوراً حرکت میں آجاتا ہے۔ لیکن ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قانون حرکت میں کیوں نہیں آتا؟

ہمدانی صاحب نے فرمایا کہ قادیانی اسرائیل سامراج کا عالمی ایجنٹ ہے۔ اور یہ مسلمانان عالم کا بین الاقوامی دشمن ہے۔ جس نے حال ہی میں لبنان میں ہزاروں مسلمانوں کا ناحق خون بہایا ہے۔ اسی اسرائیل میں قادیانیوں کے مشن موجود ہیں خفیہ رسالے بھی۔ اسرائیل کی فوج میں قادیانی بھرتی ہیں جیسا کہ مولانا ظفر احمد انصاری اپنے انٹرویو میں بتا چکے ہیں۔ کیا وجہ

کر ان پر قدغن نہیں لگایا جاتا - آخر میں انہوں نے مزید کہا کہ ملکی عہدہ داروں اور افسروں کے نام پر جعل سازی نہیں ہو سکتی تو جعلی نبوت کے پیروکاروں کو کیوں کھلی چھٹی دی جاتی ہے -

وکیل ختم نبوۃ جناب سید ریاض الحسن گیلانی

وفاقی شرعی عدالت کے ایڈووکیٹ جنرل جناب سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ جو شریک وفد تھے کو دعوت سخن دی گئی۔ گیلانی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا بے حد ممنون ہوں کہ مجلس کی وجہ سے مجھے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جنوبی افریقہ میں خدمت کا موقع ملا -

چونکہ جنوبی افریقہ سے ہمارے سفارتی تعلقات نہیں۔ اس لئے ہمیں کراچی سے نیروبی جانا پڑا اور نیروبی سے جنوبی افریقہ کے مسلمانوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ لیکن مرزائیوں نے حتی الامکان رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کیں لیکن بفضل تعالیٰ چند گھنٹوں کی پریشانی کے بعد جنوبی افریقہ جانے کے لئے مکمل بندوبست ہو گیا۔ چنانچہ وہاں پہنچنے پر ہمارا زبردست استقبال ہوا۔ ہم مقدمہ شروع ہونے سے دو دن قبل کیپ ٹاؤن پہنچ گئے۔ مرزائیوں میں زبردست کھلبلی پیدا ہوئی۔ جنوبی افریقہ امیر ترین ملک ہے۔ اقتصادیات پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔ وہاں کے مسلمان مرزائیت کے جال سے واقف نہیں -

مرزائیوں نے ہر طرح سے ہمیں پریشان کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ بہر صورت ہم نے مقدمہ لڑنا تھا۔ قتل کی دھمکیوں سے مرعوب ہوئے بغیر ہم نے ایک میٹنگ کال کی۔ چنانچہ ہمارے مقدمہ میں وکیل جناب شیخ اسماعیل محمد جو کہ مسلمان ہیں انہیں مقدمہ کی تیاری کرائی گئی۔ ہم نے ایک اہم نقطہ جو کہ فریق مخالف کی درخواست میں قانونی سقم تھا۔ یہ اٹھایا کہ اس مقدمہ کی مدعی ایک انجمن ہے انسان نہیں۔ (مرزائیوں کی درخواست میں مسلمانوں کے قبرستانوں میں تدفین کی اجازت طلب کرنا تھی۔ ہم نے کہا کہ بڑی خوشی سے ہم انجمن کو دفن کرنے کی اجازت دیتے ہیں) فریق مخالف نے کسی آدمی کو فریق مقدمہ بنانے کی اجازت مانگی عدالت نے مسترد کر دی -

مشکل اور کٹھن مرحلہ

یہ درپیش آیا کہ عدالت سمیت تمام سامعین غیر مسلم ہیں۔ نہ قرآن مجید سے بات سمجھائی جا سکتی تھی اور نہ ہی حدیث رسولؐ سے۔ ایک نقطہ جو ہمارے وکیل کے ذہن نشین کرایا وہ یہ تھا کہ کسی نبی کی امت ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

(۱) اس پر ایمان لانا ــــ

(۲) اور اسے آخری نبی سمجھنا ــــ

مثلاً جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں الا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے وہ یہودی ہیں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تو عیسائی ہو گئے۔ اور اگر حضرت عیسیٰؑ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان لے آئے تو مسلمان ہو گئے۔ اور اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مان لیا تو وہ مسلمان نہ رہے۔ کیونکہ کسی اور کو نبی ماننا مذہب تبدیل کرنا ہے۔ لہٰذا مرزائی کافر ہو گئے -

دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ جج غیر مسلم ہے۔ اسے یہ سمجھانا کہ لاہوری مرزائی مرزا کو مجدد مانتے ہیں۔ تب بھی کافر ہیں مشکل مسئلہ تھا۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ بعض کافر اپنے کفر میں مخلص نہیں ہوتے۔ اور بعض اوقات اپنے ایمان میں مخلص نہیں ہوتے مرزا نے اپنی کتابوں میں بار بار یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ مجھ پر بارش کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ لاہوریوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ مرزا نے کیا کیا دعوے کئے ہیں بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود اور مجدد ہے۔ جج نے کہا کہ تم پیروکار کیسے اگر تم نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کیا کہتا ہے ؟ - اس بات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ مرزائیوں میں زبردست بوکھلاہٹ پیدا ہوئی۔ چنانچہ دوسرے دن انہوں نے دوسرا یہودی وکیل کھڑا کیا وہ بھی معقول دلائل نہ دے سکا۔ لہٰذا عدالت نے مرزائیوں کی درخواست مسترد کر دی۔ جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان ملیشین ہیں۔ انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ماہرین کو بلایا انہیں یقین ہو گیا کہ امت محمدیہ جسم واحد ہے۔ اس کی بڑی روحانی قیمت ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ ہم نے انہیں فتنہ قادیانیت سے آگاہ کر دیا۔ اور ہم نے اتمام حجت کر دی۔ اگر بالفرض فیصلہ ہمارے خلاف ہوتا تو ہمیں کوئی پریشانی نہ ہوتی۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت قطعی امور میں سے ہے۔ راجپال ہندو نے رنگیلا رسول نامی کتاب لکھ کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ پنجاب ہائی کورٹ میں مقدمہ چلا۔ جسٹس دلیپ سنگھ نے ہمارے خلاف فیصلہ کیا۔ شاہ جی رح نے لاہور میں تقریر کی جس سے مسلمانوں کے جذبات کو ابھار آگیا علم الدین شہیدؒ نے عملی فیصلہ کر دیا کہ راجپال کو قتل کر دیا۔ عدالت کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو یا خلاف ہم ناموس رسالت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ کیپ ٹاؤن کے عیسائی جج کے ذہن میں تو مسلمان کی تعریف آگئی لیکن مسلمان کہلانے والے جسٹس منیر کو نہ آئی۔

گیلانی صاحب نے کہا کہ غیر مسلم قرار دلانا ایک اقدام ہے لیکن ہماری منزل یہ ہے کہ کوئی قادیانی نظر نہ آئے۔ موصوف نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ عمل درآمد کرانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ قادیانیوں نے آئینی ترمیم کو نہیں مانا وہ باغی ہیں۔ لہٰذا ان پر بغاوت کا کیس چلا کر باغی قرار دلایا جائے۔ مجھے امید ہے کہ ہم اپنی کھوئی ہوئی منزل کو ضرور پالیں گے -

مناظر اعظم حضرۃ علامہ خالد محمود صاحب (مانچسٹر انگلینڈ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا صاحب صدر گرامی قدر زعماء ملت سامعین کرام۔

کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کے مقدمہ کی کچھ روداد تو آپ نے گیلانی صاحب کی زبانی سنی۔ وہاں جو موضوع کھل کر سامنے آیا وہ یہ تھا کہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں کیا فرق ہے؟ مرزا غلام احمد کا دعویٰ کیا تھا؟ اس کا اصل دعویٰ یہ تھا (جس پر دونوں گروہوں کا اتفاق ہے) کہ وہ مسیح موعود ہے۔ جس کی خبر قرآن مجید میں دی گئی ہے۔ جس کا قیامت سے پہلے ظہور ہوگا۔ (درحقیقت) قرآن و حدیث میں جس مسیحؑ کے آنے کی خبر دی گئی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نبی کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ لہٰذا مرزا نے نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا۔ لاہوریوں نے مسیح موعود کے دعویٰ کو تسلیم کیا۔ اور نبی کے دعویٰ کو استعارہ اور مجاز پر محمول کر دیا۔

مدعی نبوت کو مسیح موعود تسلیم کرنا ایک مستقل وجہ کفر ہے۔ چنانچہ محمد علی لاہوری نے "مسیح موعود" کتاب لکھی ہے۔ جس میں مرزا کے مسیح موعود ہونے کے دلائل دیئے۔ جس کی وجہ سے قادیانیوں کی طرح لاہوری بھی کافر ٹھہرے۔

مرزا کا انتخاب

انگریز کی اصل تڑپ یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں سے روح جہاد ختم کر دی جائے۔ اس کے لئے انہوں نے کچھ لوگوں کی کمیٹی تشکیل دی۔ جنہوں نے غور و خوض کے بعد کہا کہ مسیح علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو "یضع الحرب" یعنی جہاد موقوف کر دیں گے۔ تو منسوخی جہاد کے لئے مرزا کو تدریجاً مسیح موعود اور نبی کے درجے پر فائز کر دیا گیا۔ حالانکہ حدیث شریف میں جس مسیح علیہ السلام کی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اولی الناس بابن مریم	(ترجمہ) میں ابن مریم کے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے
لانہ لم یکن بینی و بینہ	اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل
نبی" (مسند احمد)	ہونے والا ہے یعنی جو مسیح ابن مریم مجھ سے
ابو داؤد شریف کی روایت میں	پہلے ہیں وہی دوبارہ آئیں گے۔ تاکہ
"وانہ نازل" کے الفاظ ہیں	کوئی اور ا

اور قرآن پاک نے فرمایا کہ

انہ لعلم للساعۃ۔ یعنی وہ (مسیح عیسیٰ علیہ السلام) قیامت

فلا تمترن بہا کا نشان ہیں۔

لاہوری مرزائی نص قطعی کے انکار کی وجہ سے کافر ہیں۔

(۲) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

"لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا" یعنی ابن مریم فج روحا کے مقام پر حج و عمرہ کا احرام باندھیں گے۔

اور مرزا کو حج و عمرہ نصیب نہیں ہوئے۔ لہٰذا اس دلیل قطعی کا انکار ہے جو کہ مستقل وجہ کفر ہے۔

(۳) عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور محمد علی لاہوری نے اپنا عقیدہ صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ عیسیٰؑ کا باپ تھا۔ لہٰذا نص قطعی کا انکار ہے جو کہ مستقل وجہ کفر ہے۔

(۴) قرآن پاک میں جہاں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ کا ذکر آیا۔ ابن مریم کی نسبت کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ حالانکہ نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے جیسے۔ ادعوھم لاباءھم ذکر ماں کی طرف خدا تعالیٰ کا ماں کی طرف نسبت کرنا صاف تبلا رہا ہے۔ کہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ لہٰذا لاہوری کافر ٹھہرے

(۵) مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی۔ اور نبی کی اہانت موجب کفر ہے۔ مرزائی کہا کرتے ہیں کہ مرزا نے الزامی طور پر توہین کی ہے۔ حالانکہ توہین انبیاء اگرچہ الزامی طور پر ہو کفر ہے۔

افریقی ممالک میں مرزائیوں کی سرگرمیاں

غالباً ۱۹۵۰ء میں آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود نے ربوہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں تمہارا مستقبل اچھا نہیں۔ لہٰذا میں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی ترجیحات غیر ممالک میں بنا ہو تاکہ وہاں اثر پیدا ہو۔ چنانچہ افریقی ممالک میں مرزائیوں نے اپنے ہیڈ کی بات پر عمل کرتے ہوئے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں ..... بر اعظم افریقہ میں تقریباً پچاس ممالک ہیں۔ جن میں کوئی حکومت بھی مسلمانوں کی نہیں۔ چنانچہ عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں کی توجہ افریقہ ممالک پر ہے۔

افریقی ممالک میں ملکی سطح پر قوم تبلیغی اجتماعات منعقد کرتے رہتے ہیں عرصہ دراز سے میری دلی خواہش اور آرزو تھی کہ عدالتی سطح پر کلمہ حق بلند ہو۔ تو مرزائیوں نے عدالت کی طرف رجوع کیا۔ میں بہت خوش ہوا۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

عیسائیت

جھوٹ کی پوٹ

پروفیسر احسان الحق رانا

اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

فتوحات سے مسیحیت کی اشاعت

مسیحیت کے پرچار اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے جو واقعات بیان کیے ہیں، وہ بنی اسرائیل کے ہاتھوں سرانجام پائے تھے۔ اس لیے وہ ان واقعات سے لاتعلق ہیں۔ تو اس دعوے کی تردید میں اور یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ کس حد تک بائبلی قوانین جنگ کو خدائی احکام سمجھتے ہوئے ان کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ ہم مسیحیت کی چند فتوحات اور غیر مسیحی رعایا کے ساتھ ان کے سلوک پر مبنی چند واقعات بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

چونکہ حضرت مسیح کے رخصت ہو جانے کے لگ بھگ تین سو برس بعد وہ اس قابل ہوئے تھے۔ کہ غیر مسیحی اقوام سے جنگ کر سکیں اس لیے مسیحیت کے جنگ و قتال کے حالات ان کی کتب مقدسہ میں موجود نہیں۔ کہ مسیحیوں کی بائبل بعہد نامہ لگ بھگ پہلی صدی عیسوی تک تکمیل پا چکی تھی۔ تاہم مسیحی جنگ و قتال کے واقعات خود ان کے اپنے مصنفین کی تواریخ میں تفصیل کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں۔ ہم چند اقتباسات انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا (۱۹۷۱ء) کی جلد چہارم صفحات ۴۹۱، ۴۹۲ سے پیش کرتے ہیں۔

مسیحیت ناداری کا مذہب ہے

پیشتر اس کے کہ ہم مسیحی فتوحات کے ذریعے مسیحیت کی اشاعت کے بارے میں کچھ لکھیں، یہ جاننا ضروری ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں دین مسیحیت ہمیشہ زیادہ متعصب اور ناروا داری کا مظہر رہا ہے۔ اس کا اظہار انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ان الفاظ میں کیا ہے۔

"ابتدا ہی سے مسیحیت کا رجحان نفرت و ناروا داری (یعنی دیگر مذاہب کو برداشت نہ کر سکنے) کی طرف رہا ہے...... شیطان اور اس کی جماعت کے ساتھ مفاہمت ممکن نہیں (فلپیوں ۳: ۱۸) "انہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ بنا ڈالا (رومیوں ۱: ۲۵) تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ (۱ پطرس ۵: ۸) مقدس کلام کے ان حوالوں سے مسیحیوں نے خود کو دیگر مذاہب سے نفرت رکھنے والوں کا گروہ بنا لیا۔ کہ وہ ابلیس اور اس کی جماعت کے ساتھ کسی قسم کی رواداری نہیں برت سکتے تھے۔ یہ بنیاد تھی غیر مذاہب کے ساتھ مسیحیت کے ناروا طرز عمل کی۔

غیر مذاہب کے ساتھ سلوک

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا آگے چل کر لکھتا ہے۔

ابتدائی مسیحیت کا نصب العین بت پرستوں کو نابود کر دینا اور ان کے اداروں اور عبادت گاہیں اور ان کے رسم و رواج اور طرز زندگی کو تہس نہس کرنا تھا۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے وہ سب کچھ روا سمجھتے تھے۔ یونانی رومی مذاہب پر فتح پا لینے کے بعد بت پرستوں کے محض کھنڈرات ہی باقی بچے۔ مابعد کی صدیوں میں مسیحی مشنریوں کا نصب العین تسلسل کے ساتھ مقامی مذاہب، ان کی عبادت گاہوں اور ان کے عقائد کو نابود کر دینا تھا۔ کہ جس طرح سے انہوں نے اینگلو سیکسن، جرمن اور سلاو قوموں کے ساتھ کیا تھا جن ممالک میں سیاسی فتوحات نہ ہو سکیں مثلاً چین و جاپان میں، وہاں پر وہ اپنا مقصد اس طرح حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن، مثال کے طور پر ہندوستان میں مقامی باشندوں کی عبادت گاہوں کو مسمار اور ان کے عقائد اور رسم و رواج کو پرتگالی فاتحین نے نیست و نابود کر دیا۔ پرتگالیوں کے ظلم و ستم کی روئیداد ہم ایک مشنری پادری کی زبانی آگے چل کر بیان کریں گے۔

مسلمانوں کے ساتھ سلوک

اسلام کی آمد کے بعد مسیحیوں کے رویے کے بارے میں برٹینیکا کا بیان ہے۔

"ساتویں صدی عیسوی سے اسلام کے آنے پر مسیحیوں کے نفرتی رویے میں مزید سختی آگئی۔ مسلمانوں کے مطابق اسلام کی آمد نے بائبل کے عہد نامہ عتیق و عہد جدید کے تمام مکاشفوں اور پیش گوئیوں کی تکمیل کر دی تھی۔ جب کہ مسیحیوں کے نزدیک اسلام جھوٹے پیغمبروں اور مخالفین مسیح کا مذہب ہے۔ اس نفرتی جذبے کے ماتحت مسیحیوں نے جزیرہ نمائے سپین و پرتگال، فلسطین اور بحیرہ روم کے سارے خطے میں صلیبی جنگوں کے دوران میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔"

امریکی باشندوں کے ساتھ سلوک

[illegible]

مرزا طاہر کے مسلمان ہونے کے دعوے پر شدید احتجاج اور غم و غصہ کا

[illegible]

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3217

ختم نبوت زندہ باد — اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی — اسلام زندہ باد

تیسویں تحفظ ختم نبوت

کانفرنس

بمقام

پبلک پارک

چنیوٹ

مفصل اشتہار کا انتظار فرمایئے

بتاریخ: ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء بمطابق ۹-۱۰-۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ بروز: اتوار، پیر، منگل،

◎ ۱۲ ربیع الاول کے مبارک دن علماء کرام جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔

◎ یہ عظیم الشان کانفرنس حسبِ سابق نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ۔

◎ اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ